QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

اسلام میں میڈیا اور ابلاغ کے اخلاقی اصول؛ایک تجزیاتی مطالعہ

Islamic Ethical Frameworks for Media and Communication: An Analytical Exploration

Dr. Muhammad Usman Khalid
Assistant Professor of Islamic Studies, Basic Sciences & Humanities Department, MNS UET Multan. https://orcid.org/0000-0001-6391-8474
Email: drusmankhalid@mnsuet.edu.pk
Hafiza Kiran Saba
Lecturer of Islamic Studies, Basic Sciences & Humanities Department, MNS UET Multan https://orcid.org/0009-0002-7561-4296
Email: kiran.saba@mnsuet.edu.pk
Amna Ahmad
Ph D Scholar of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab/
Lecturer of Islamic Studies (V) Emerson University, Multan

The importance of media and communication in contemporary times is undeniable. It serves as a means of information dissemination and influences public opinion on social, political and religious matters. Islam, being a comprehensive way of life, provides clear ethical principles for media based on truthfulness, justice and trustworthiness.

Truthfulness is a core value in Islamic teachings. The Quran emphasizes avoiding falsehood and presenting accurate information. Misinformation can harm individuals and society alike. Similarly, justice and fairness are integral principles. Media should maintain impartiality while presenting news or opinions, ensuring fairness even when it concerns opposing views.

Trustworthiness is another critical principle. Media professionals are entrusted with conveying reliable and complete information. Prophet Muhammad (PBUH) highlighted the importance of trust, indicating that sharing information requires honesty and integrity. Furthermore, Islam advises avoiding fitna (discord and chaos), as it leads to

societal unrest. Media should promote harmony and refrain from spreading content that incites conflicts or divisions.
Respect for privacy and dignity is vital. Islam emphasizes protecting the honor and confidentiality of individuals, discouraging intrusion into private lives. Additionally, media should focus on promoting positive and constructive content. The Quran advises speaking good and beneficial words that enhance moral values and contribute to societal reform.
In conclusion, Islam's ethical guidelines for media emphasize truth, justice, trust, privacy and constructive communication. Adherence to these principles ensures that media fulfills its responsibilities effectively while fostering societal well-being. These guidelines are especially relevant today, given the growing influence of media in shaping public narratives and societal norms.

Keywords: Media, Ethics, Privacy, Social Reform, Islam, honesty, justice, trustworthiness, Islamic teachings, communication theory.

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر پہلو کو منظم کرتا ہے۔ آج کے دور میں میڈیا معاشرے کی تشکیل، معلومات کی ترسیل اور رائے عامہ کی تعمیر میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ اسلام نے ابلاغ کے لیے چند اہم اخلاقی اصول متعین کیے ہیں جن کی بنیاد سچائی، عدل، امانتداری اور معاشرتی امن پر ہے۔ ابلاغ و ذرائع ابلاغ کے میدان میں جہاں تیز رفتار ترقی نے معلومات کی ترسیل کو آسان بنایا ہے، وہیں اخلاقی انحطاط نے میڈیا کو فتنہ، انتشار اور باہمی عدم اعتماد کا ذریعہ بھی بنا دیا ہے۔ اس مضمون میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں میڈیا اور ابلاغ کے بنیادی اخلاقی اصولوں کا تجزیہ کیا گیا ہے جن میں صداقت، عدل، امانت، فتنہ سے اجتناب، عزت و حرمت کا تحفظ، اور تعمیری پیغام رسانی شامل ہیں۔ ساتھ ہی مغربی ابلاغی نظریات اور اسلامی ابلاغی اصولوں کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

ابلاغ کا تعارف

ابلاغ کا فن انسانی معاشرت میں ایک لازمی حیثیت رکھتا ہے۔ ہر دور میں انسان نے خیالات، نظریات اور احساسات کی ترسیل کے لیے مختلف ذرائع استعمال کیے ہیں۔ جدید دور میں میڈیا (الیکٹرانک، پرنٹ، سوشل) نہ صرف اطلاع

رسائی کا ذریعہ ہے بلکہ یہ رائے عامہ کی تشکیل، ذہن سازی، سیاسی و سماجی رجحانات کے فروغ اور تہذیبی تبدیلیوں میں مرکزی کردار ادا کر رہا ہے۔

اسلام نے ابلاغ کو ایک ذمہ داری، امانت اور اصلاحی فریضہ قرار دیا ہے۔ قرآن و سنت میں اس حوالے سے واضح اصول فراہم کیے گئے ہیں تاکہ فرد اور معاشرہ ابلاغ کے عمل میں توازن، سچائی اور عدل کا مظاہرہ کرے۔ [1]

اسلامی اخلاقیات کا عمومی تصور

اسلامی اخلاقیات کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے۔ قرآن و سنت میں دیے گئے اخلاقی اصول دائمی اور آفاقی ہیں۔ ان میں حق، عدل، صداقت، امانت، حسن گفتار، خیر خواہی اور عزت و احترام جیسی اقدار شامل ہیں۔ جب ان اصولوں کو ابلاغ و میڈیا کے شعبے پر منطبق کیا جاتا ہے تو ایک ایسا ضابطۂ اخلاق ابھرتا ہے جو نہ صرف مسلمان معاشرے بلکہ عالمی سطح پر انسانیت کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ [2]

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں میڈیا کے بنیادی اخلاقی اصول

سچائی کی اہمیت

اسلام میں سچائی کو بنیادی قدر کی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ حق کو باطل کے ساتھ نہ ملایا جائے اور نہ حق کو چھپایا جائے:

"وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ"۔[3]

"اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ، اور حق کو نہ چھپاؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔"

صحیح بخاری میں حدیث ہے:

عن عبد الله بن كعب بن مالك، وكان قائد كعب بن مالك، قال: سمعت كعب بن مالك، يحدث حين تخلف عن قصة تبوك: فوالله، ما اعلم احدا ابلاه الله في صدق الحديث احسن مما ابلاني، ما تعمدت منذ ذكرت ذلك لرسول الله ﷺ إلى يومي هذا كذبا، وانزل الله عز وجل على رسوله ﷺ، لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والانصار إلى قوله وكونوا مع الصادقين ۔ [1]

حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے، وہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر چلتے تھے۔ (جب وہ نابینا ہو گئے تھے) عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ غزوہ تبوک میں اپنی غیر حاضری کا قصہ بیان کر رہے تھے، کہا کہ اللہ کی قسم! سچ بولنے کا جتنا عمدہ پھل اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا، کسی کو نہ دیا ہو گا۔ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں نے اس بارے میں سچی بات کہی تھی، اس وقت سے آج تک

[1] . albukhari,Muhammad bin ismail,aljame alsahih,hadith no.4878

کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی تھی «لقد تاب الله على النبي والمهاجرين» کہ "بیشک اللہ نے نبی پر اور مہاجرین و انصار پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی۔ آخر آیت «وكونوا مع الصادقين» تک۔

یہ اصول میڈیا اور ابلاغ کے لیے نہایت اہم ہے کیونکہ غلط معلومات یا گمراہ کن خبریں افراد اور معاشرے کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ میڈیا کو چاہیے کہ وہ حقائق پر مبنی اور مستند معلومات فراہم کرے تاکہ عوام کو درست رہنمائی ملے۔ اسلام میں سچائی کو اعلیٰ ترین اخلاقی قدر سمجھا گیا ہے۔ میڈیا میں جھوٹی خبریں، گمراہ کن تجزیے اور سنسنی خیزی اس اصول کی صریح خلاف ورزی ہے۔[4]

عدل وانصاف

اسلام عدل وانصاف پر بہت زور دیتا ہے اور اس کا اطلاق میڈیا کے ہر پہلو پر بھی ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ-"[5]

"اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہنے والے بنو، اللہ کے لیے گواہی دینے والے، چاہے وہ (گواہی) خود تمہارے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔"

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَىٰ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَٰنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ، الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وُلُوا" [6]

"یقیناً وہ لوگ جو انصاف کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہوں گے، رحمن (اللہ) کے دائیں جانب، اور اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، وہ لوگ جو اپنے فیصلوں میں، اپنے گھر والوں کے ساتھ، اور جن کے وہ ذمہ دار ہیں، انصاف کرتے ہیں۔"

اسلام میں عدل و انصاف کو انتہائی اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

جو لوگ دنیا میں عدل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن عزت اور قربت عطا فرمائے گا۔

عدل صرف عدالتوں میں ہی نہیں، بلکہ گھر، دفتر، اور معاشرتی تعلقات میں بھی لازم ہے۔

اللہ کی صفات پر ایمان رکھنا واجب ہے، مگر ان کی حقیقت کو تشبیہ و تجسیم کے بغیر مانا جاتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق میڈیا کو چاہیے کہ وہ اپنی رپورٹنگ اور تبصروں میں غیر جانب داری، دیانتداری اور عدل سے کام لے۔[7] کسی فرد، جماعت یا قوم کے خلاف تعصب پر مبنی رپورٹنگ، افواہوں یا پروپیگنڈہ کی اشاعت

عدل کے منافی ہے۔ذاتی مفادات یا دباؤ کی وجہ سے انصاف کا دامن نہ چھوڑا جائے کیونکہ اس کا براہ راست اثر معاشرتی انصاف پر پڑتا ہے۔

امانتداری

ابلاغ کے عمل میں امانتداری کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ"۔[8]

"جس سے مشورہ لیا جائے، وہ امانت دار ہوتا ہے"

مذکورہ حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو شخص معلومات فراہم کرتا ہے یا مشورہ دیتا ہے، اس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ امانتداری کا مظاہرہ کرے۔ میڈیا کو بھی اس اصول پر عمل کرنا چاہیے تاکہ معلومات صحیح، مکمل اور قابل بھروسہ ہوں۔ ابلاغ اور میڈیا میں معلومات کی ترسیل ایک امانت ہے۔ جھوٹ، مبالغہ اور ذاتی مفاد پر مبنی ابلاغ معاشرتی عدم استحکام کا باعث بنتا ہے۔[9]

فتنہ وفساد سے اجتناب

اسلام فتنہ وفساد کو سختی سے منع کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً"۔[10]

"اور اس فتنے (آزمائش / عذاب) سے بچو جو صرف تم میں سے ظالموں ہی کو نہیں پہنچے گا بلکہ (اس کا اثر) سب پر پڑے گا،

معاشرتی برائیوں کے خلاف انکار اور اصلاح کی کوشش ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔ نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا (امر بالمعروف ونہی عن المنکر) دینِ اسلام کا اہم اصول ہے۔ اجتماعی عذاب کا خدشہ اس وقت بڑھتا ہے جب لوگ ظالموں کو ظلم کرتے دیکھ کر خاموش ہو جائیں۔ ہر شخص کو اپنے دائرے میں عدل، خیر اور اصلاح کا داعی بننا چاہیے۔ میڈیا کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسی خبریں یا مواد نشر نہ کرے جو معاشرے میں انتشار یا بدامنی کا سبب بنے۔ فتنہ وفساد سے اجتناب میڈیا کے اخلاقی اصولوں میں شامل ہے کیونکہ اس کا اثر نہ صرف موجودہ بلکہ آئندہ نسلوں پر بھی پڑتا ہے۔ اسلام معاشرے میں امن وسکون کا داعی ہے۔ میڈیا کو ایسے موضوعات، مباحث اور تجزیوں سے پرہیز کرنا چاہیے جو فرقہ واریت، لسانی وعلاقائی تعصبات یا انتہاپسندی کو ہوا دیں۔[11]

پرائیویسی اور عزت نفس کا احترام

اسلام ہر فرد کی عزت اور پرائیویسی کو تحفظ دیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ-"[12]

"جو شخص کسی مسلمان (کی خطا یا عیب) پر پردہ ڈالے، اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں پردہ ڈالے گا۔"

یعنی جو شخص کسی مسلمان کی غلطی، کمزوری یا عیب کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرنے کے بجائے اس پر پردہ ڈالے (بشرطے کہ وہ عیب ایسا نہ ہو جو دوسروں کے لیے نقصان دہ ہو)۔ یہاں "ستر" کا مطلب ہے کسی کی عزت و عیب کی حفاظت کرنا، اسے بدنام یا رسوا نہ کرنا۔ یہ پردہ پوشی نصیحت کے ساتھ، تنہائی میں، نرمی سے اصلاح کرنے کو شامل کرتی ہے، نہ کہ غلطی کو ہمیشہ نظر انداز کرنا۔

میڈیا کو چاہیے کہ وہ کسی کی ذاتی زندگی میں مداخلت نہ کرے اور نہ ہی ایسے مواد کو نشر کرے جو کسی کی عزت کو مجروح کرے۔ یہ اصول ایک متوازن اور باوقار معاشرہ تشکیل دینے کے لیے ضروری ہے۔ اسلام کسی فرد کی عزت و حرمت کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ذاتی زندگی میں جھانکنا، بدگمانی پھیلانا یا بغیر تحقیق الزامات لگانا اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔[13]

مثبت اور تعمیری مواد کی تشہیر

اسلام مثبت اور تعمیری ابلاغ کو فروغ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا-"[14]

"اور لوگوں سے بھلی بات کہا کرو۔"

میڈیا کو چاہیے کہ وہ ایسا مواد نشر کرے جو عوام کے اخلاق و کردار کو بہتر بنائے اور معاشرتی اصلاح کا ذریعہ بنے۔ منفی اور غیر تعمیری مواد نہ صرف معاشرتی اقدار کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ افراد کو بھی مایوسی کا شکار بناتا ہے۔

چنانچہ اسلام کے یہ اخلاقی اصول میڈیا اور ابلاغ کے تمام شعبوں میں راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ سچائی، عدل، امانتداری، فتنہ سے اجتناب، پرائیویسی کا احترام اور مثبت مواد کی تشہیر وہ بنیادی ستون ہیں جن پر ایک ذمہ دار میڈیا کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ موجودہ دور میں جبکہ میڈیا کا اثر ورسوخ بے پناہ بڑھ چکا ہے، ان اصولوں پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ میڈیا عوام کے فائدے کے لیے کام کرے اور ایک تعمیری کردار ادا کرے۔

یہ اصول نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے لیے قابل عمل ہیں اور ان پر عمل پیرا ہو کر دنیا کو امن وانصاف کا گہوارہ بنایا جاسکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات پر مبنی میڈیا نہ صرف اپنی ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے نبھا سکتا ہے بلکہ معاشرے میں مثبت تبدیلی کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ اسلام ہمیں مثبت انداز میں بات کرنے، نرمی سے اصلاح کرنے اور معاشرے کو جوڑنے کی تعلیم دیتا ہے۔ میڈیا کو تعمیری، اخلاقی اور فلاحی پیغامات کا علمبردار ہونا چاہیے۔[15]

اصلاحِ معاشرہ میں میڈیا کا کردار

اسلامی نقطہ نظر سے میڈیا معاشرے کی فکری، اخلاقی اور روحانی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً"-16

"میری طرف سے (دوسروں کو) پہنچاؤ، چاہے ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔"

یعنی خیر اور حق کا پیغام دوسروں تک پہنچانا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ میڈیا کو اس فریضے کو نہایت سنجیدگی سے ادا کرنا چاہیے۔[17]

اسلامی دنیا میں میڈیا کی موجودہ صورتحال

اسلامی ممالک میں میڈیا کا کردار متنوع ہے۔ بعض ادارے اسلامی اقدار کو فروغ دیتے ہیں جبکہ بعض مغربی ماڈلز کی تقلید میں اسلامی اقدار سے انحراف کرتے نظر آتے ہیں۔ پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل نے میڈیا کے لیے اخلاقی ضابطہ تجویز کیا ہے، مگر اس پر مکمل عملدرآمد نہیں ہو سکا۔[18]

اسلامی ابلاغی نظریہ اور مغربی نظریات کا تقابل

اسلامی ابلاغی اصول انسانی فطرت، فلاح اور عدل پر مبنی ہیں جبکہ مغربی ابلاغی نظریات (Normative Theories) جیسے Libertarian ، Social Responsibility اور Authoritarian نظریات بنیادی طور پر سیکولر اقدار پر مشتمل ہیں۔ مغربی نظریات میں آزادی کو مرکزی حیثیت حاصل ہے جبکہ اسلامی نظریہ میں "ذمہ دارانہ آزادی" کو فوقیت حاصل ہے۔[19]

خلاصۂ بحث

یہ تحقیق عصرِ حاضر میں میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثرات اور اس کے معاشرتی، فکری و اخلاقی نتائج کے تناظر میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ابلاغ کے اخلاقی اصولوں کا جائزہ پیش کرتی ہے۔ میڈیا جہاں معلومات کی ترسیل، رائے عامہ کی تشکیل اور فکری رہنمائی کا ذریعہ ہے، وہیں اگر اس کے اندر اخلاقی اقدار کا فقدان ہو تو یہ بگاڑ اور فساد کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

اسلام ایک جامع دین ہے جو زندگی کے ہر پہلو کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس تحقیق میں اسلامی ذرائع سے یہ اصول اخذ کیے گئے ہیں کہ میڈیا کو صداقت، عدل و انصاف، امانت داری، فتنہ و فساد سے اجتناب، عزت و حرمت کا احترام اور تعمیری و اصلاحی مواد کی اشاعت جیسے اخلاقی تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔

مزید بر آں، اس تحقیق میں مغربی ابلاغی نظریات (جیسے آزادی صحافت، معاشرتی ذمہ داری کی تھیوری وغیرہ) کا تقابلی مطالعہ بھی پیش کیا گیا ہے، جس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی نظریہ ابلاغ نہ صرف مذہبی بلکہ عالمی سطح پر انسانی فلاح و بہبود کا علمبر دار ہے۔

تحقیق کا اختتام اس نتیجے پر ہوا کہ موجودہ مسلم معاشروں کو درپیش میڈیا سے متعلق مسائل کا حل صرف اسی وقت ممکن ہے جب میڈیا اسلامی اخلاقی اصولوں کی روشنی میں اپنی پالیسی، مواد اور تربیتی نظام کو تشکیل دے۔

نتائج

1. اسلامی اصول میڈیا کی اصلاح کا بہترین ذریعہ بن سکتے ہیں۔
2. سچائی، عدل، امانت اور عزت کا تحفظ میڈیا کی بنیادی ذمہ داریاں ہونی چاہئیں۔
3. میڈیا کو منفی، متعصب اور فتنہ انگیز مواد سے گریز کرنا چاہیے۔
4. اسلامی اصولوں کی روشنی میں میڈیا سے وابستہ افراد کی تربیت ضروری ہے۔

تجاویز

1. اسلامی تعلیمات کی روشنی میں میڈیا پالیسی مرتب کی جائے۔
2. میڈیا ورکرز اور صحافیوں کو اسلامی اخلاقیات کی تربیت دی جائے۔
3. دینی اسکالرز اور میڈیا ماہرین کے مابین مستقل مکالمہ کا اہتمام ہو۔
4. اسلامی ممالک میں "اسلامی میڈیا چارٹر" تشکیل دیا جائے۔
5. جامعات میں اسلامی ابلاغی اصولوں پر مبنی نصاب متعارف کرایا جائے۔

---

[1] -Ḥasan Nisār, Mediyā kī Dunyā (Lāhawr: al-Fayṣal Nāshirān, 2020), p. 15

2 -Khurshīd Aḥmad, Islām kā Niẓām-i-Ḥayāt (Lāhawr: Idārah Maʿārif-i-Islāmī, 1998), p. 89

3-al-Baqarah (2:42)

4 -Muḥammad Ḥusayn, Islām aur Zarāʾiʿ-i-Iblāgh (Karāchī: Dār al-Kitāb, 2012), p. 54.

[5] -al-Nisāʾ (4:135)-

6- Muslim bin hajjaj , Sahih Muslim, Hadith number 1827.

[7] -Yūsuf al-Qaraḍāwī, al-Islām wa Thaqāfat al-Iʿlām (Qāhirah: Dār al-Shurūq, 2004), p. 77

[8] -Abū Dāwūd Sulaymān ibn al-Ashʿath, Sunan Abī Dāwūd, Kitāb al-Adab (Bayrūt: Dār al-Risālah al-ʿĀlamīyah, 1430 AH), ḥadīth no. 5128.

[9] -Khālid Maḥmūd, Islāmī Ṣaḥāfat: Naẓariyyah wa ʿAmal (Islāmābād: National Book Foundation, 2015), p. 101.
[10] -al-Anfāl (8:25)
[11] -Yūsuf al-Qaraḍāwī, al-Islām wa Thaqāfat al-Iʿlām, p. 110.
[12] -Muslim ibn Ḥajjāj, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Dhikr wa-l-Duʿāʾ wa-l-Tawbah wa-l-Istighfār (Bayrūt: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1374 AH), ḥadīth no. 2699
[13] -Muḥammad Ḥusayn, Islām aur Zarāʾiʿ-i-Iblāgh, p. 83
[14] -al-Baqarah (2:83)
[15] -Muḥammad Quṭb, al-Iʿlām fī al-Islām (Qāhirah: Maktabah al-ʿAṣr, 2001), p. 56
[16]-Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb Badʾ al-Khalq (Qāhirah: Dār al-Taʾṣīl, 1433 AH), ḥadīth no. 3459
[17] -Khālid Maḥmūd, Islāmī Ṣaḥāfat: Naẓariyyah wa ʿAmal, p. 119
[18] -Khurshīd Aḥmad, Islām kā Niẓām-i-Ḥayāt, p. 102.
[19] -Yūsuf al-Qaraḍāwī, al-Islām wa Thaqāfat al-Iʿlām, p. 143